ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

ڈاکٹر سید محمد ابوالخیر کشفیؒ[1] کا اسلوب سیرت نگاری قرآنی تناظر میں

Dr. Syed Muhammad Abul Khair Kashfi's style of Biography Hazrat Muhammad SAW in the Context of Quran

سلمٰی صدیق، پی ایچ ڈی اسکالر، شعبہ اردو، لاہور لیڈز یونیورسٹی لاہور
ڈاکٹر عامر اقبال، اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اردو، لاہور لیڈز یونیورسٹی لاہور
ڈاکٹر عامر اقبال, اسسٹنٹ پروفیسر, شعبہ اردو، لاہور لیڈز، یونیورسٹی، لاہور

Abstract:

Literature and biography Hazrat Muhammad SAW started from the creation of humanity when Allah Ta'ala took two promises from all mankind, one promise of His lordship and divinity, the other promise only to Ibniyya and Russal انبیاء و رسول peace be upon him, the end of prophethood the Prophet (peace be upon him) which is only mentioned in the Qur'an. Which has been mentioned in Surah Al-Imaran. Later, from the time of the Prophet (peace be upon him), the custom of writing down his likenesses and characteristics of Hadiths became common. The collection of books has come into being. Urdu language is also very wide in this regard, in which there are thousands of books, articles and essays. The sources from which literature has come into existence can be divided as follows. Literature has grown up in various languages, regional, international, and in Urdu literature, language and literature have a very important role, especially in this region of the Subcontinent, such mature personalities have awakened. Played a significant role in it, Maulana Shibli Nomani, Syed Suleiman Nadvi, Qazi Suleiman Mansoor Puri, Mizar Hirate Dehlavi, Professor Abdul Jabbar Shakir are prominent who introduced different styles of biography, a figure of the same series Urdu language literature. Professor Dr. Syed Abul Khair Kashfi, who introduced the style of biographical writing in the Quranic context, is in dire need of highlighting and spreading this capital of Urdu language and literature. Before discussing the topic, various sources of biography are described.

Keywords: Abul Khair Kashfi; Biography; Mizar; Dehlavi; language

---

[1] ۔ ڈاکٹر ابوالخیر کشفی (پیدائش: 12 مارچ، 1932ء – وفات: 15 مئی، 2008ء) پاکستان سے تعلق رکھنے والے اردو نقاد، محقق، ماہر تعلیم اور کراچی یونیورسٹی کے سابق چیرمین شعبۂ اردو تھے۔ ڈاکٹر ابوالخیر کشفی 12 مارچ، 1932ء کو کانپور، برطانوی ہندوستان میں پیدا ہوئے۔ ان کے دادا سید شاہ محمد اکبر عربی، فارسی اور اردو زبان کے مشہور عالم تھے۔ ان کے والد سید ابو محمد ثاقب کانپوری اپنے زمانے کے نامور شعرا میں شمار ہوتے تھے، تایا سید محمد ہاشم جامعہ عثمانیہ میں دینیات کے پروفیسر رہے۔ 1947ء میں انھوں نے حلیم مسلم کالج سے انٹر میڈیٹ کا امتحان پاس کیا اور پھر کراچی آ گئے جہاں 1952ء میں انھوں نے جامعہ کراچی سے ایم اے کا امتحان پاس کیا اور اسی جامعہ سے پی ایچ ڈی کی۔ ایم اے کرنے کے بعد انھوں نے تدریس کو اپنا ذریعہ معاش بنایا۔ پہلے وہ اسلامیہ کالج میں اور پھر جامعہ کراچی کے شعبہ اردو سے منسلک ہوئے۔ تین برس تک وہ ایک جاپانی یونیورسٹی میں بھی اردو کی تدریس کے شعبے سے وابستہ رہے۔

ادب سیرت کا آغاز تخلیق انسانیت سے ہی ہو گیا تھا جب اللہ تعالی نے تمام انسانیت سے دو وعدے لیئے تھے ایک وعدہ اپنی ربوبیت و الوہیت کا دوسرا وعدہ صرف ابنیاء علیہم السلام سے آپ ﷺ کی ختم نبوت ورسالت کا جس کو صرف قرآن مجید کی سورہ آل عمرآن میں ذکر کیا گیا ہے۔[1] بعد ازاں عہد نبوی ﷺ سے ہی آپ کے شمائل وخصائل احادیث کو لکھنے کا رواج عام ہو گیا تھا حضرت عروہ بن زبیرؒ کی "کتاب المغازی" سے لے کر اب تک ہزاروں کی تعداد میں یہ کتب کا ذخیرہ وجود میں آچکا ہے اردو زبان کا دامن بھی اس سلسلہ میں بہت وسیع ہے جس میں ادب سیرت ہزاروں کتب مقالات ومضامین کی شکل میں موجود ہے۔حال ہی میں ڈاکٹر سید عزیز الرحمن صاحب نے دو جلدوں میں کتابیات سیرت کے عنوان سے فہارس مرتب کی ہیں جن مصادر وماخذ سے ادب سیرت وجود میں آیا ہے اس کی تقسیم کچھ اسطرح ہوسکتی ہے۔

تحقیق کا بنیادی سوال:

ادب سیرت مختلف زبانوں "علاقائی" "بین الاقوامی" صورتوں میں پروان چڑھا ہے اس میں اردو ادب میں زبان وادب کا بھی بہت اہم کردار ہے خصوصاًبر صغیر پاک وہند کے اس خطہ میں ایسی بالغہ روز گاز شخصیات بیدار ہوئیں جنہوں نے اس میں نمایاں کردار ادا کیا، مولانا شبلی نعمانیؒ، سید سلیمان ندوی ، قاضی سلیمان منصورہ پوریؒ ، میزا حیرت دہلویؒ، پروفیسر عبد الجبار شاکر نمایاں ہیں جنہوں نے سیرت نگاری کے مختلف اسالیب متعارف کروائے اسی سلسلہ کی ایک شخصیت اردو زبان وادب کے مایہ ناز استاذ پروفیسر ڈاکٹر سید ابو الخیر کشفیؒ ہیں جنہوں نے قرآنی تناظر میں سیرت نویسی کا اسلوب متعارف کروایا جس کو نمایاں کرنے اور پھیلانے کی اشد ضرورت ہے تاکہ اردو زبان کے اس سرمایہ کو عام کیا جائے۔ موضوع پر بحث سے پہلے سیرت نگاری کے مختلف مأخذ ومصادر بیان کیے جاتے ہیں۔

آنحضرت ﷺ کی سیرت مبارکہ کے ماخذ ومصادر

جس طرح ہر علم وفن کے کچھ مآخذ ہوتے ہیں جن میں کچھ اصلی، کچھ تکمیلی یا جزوی ہوتے ہیں، اسی طرح سیرت کے بھی کچھ مآخذ ہیں، مثلاً

1. قرآن مجید
2. کتب احادیث
3. کتب سیرت (جن میں عمومی سیرت کے علاوہ شمائل، دلائل اور خصائص وغیرہ سبھی انواع کی کتابیں شامل ہیں)۔
4. کتب تاریخ (جن میں تاریخ عرب، تاریخ حرمین، تاریخ اسلام وغیرہ جیسی سبھی کتابیں شامل ہیں)
5. کتب ادب وشعر
6. کتب تراجم
7. کتب بلدان وغیرہ۔[2]

---

[1] ۔مَّا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ ۗ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا۔ الاحزاب: 41؛ وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْتُكُم مِّن كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنصُرُنَّهُ ۚ قَالَ أَأَقْرَرْتُمْ وَأَخَذْتُمْ عَلَىٰ ذَٰلِكُمْ إِصْرِي ۖ قَالُوا أَقْرَرْنَا ۚ قَالَ فَاشْهَدُوا وَأَنَا مَعَكُم مِّنَ الشَّاهِدِينَ۔ آل عمران: 81

[2] ۔صدیقی، یٰسین مظہر ڈاکٹر، مصادرِ سیرت، کتاب برائے لاہور، ص:۱۷

۱۔عبد الغفار، ڈاکٹر، تدوین سیرت فنّی علمی، تاریخی مطالعہ، سیرت چیئر یونیورسٹی آف اوکاڑہ، اوکاڑہ، ص:۱۸

۲۔الزهراني، ضيف الله بن يحيى، مصادر السيرة النبوية، مدينه منوره: مجمع الملك فهد، س ن

3۔مهدى رزق الله السيرة النبوية في ضوء المصادر الاصلية، رياض مركز الملك فيصل للبحوث والدراسات الاسلامية، طبع اول ۱۹۹۲ء۔

4۔العمرى، اكرم ضياء السيرة النبوية الصحيحة، مدينه منوره، مكتبة العلوم و الحكم، طبع پنجم ۱۹۹۳ء۔

5۔البكرى، محمد انور بن محمد، مصادر تلقى السيرة النبوية، مدينه منوره: مجمع الملك فهد، س، ن۔

6۔فاروق حماده مصادر السرية النبوية وتقويمها، دار الثقافة: الدار البيضاء، طبع اول ۱۴۰۰ ھ۔

صحت و استناد کے لحاظ سے ان سب مآخذ کا درجہ ظاہر ہے ایک ہی نہیں ہو سکتا، چنانچہ بھی اہل علم نے غور و فکر اور تحقیق کے بعد ان مآخذ کو دو حصوں یعنی مآخذ اصلیہ اور مآخذ تکمیلیہ میں تقسیم کر دیا ہے۔ گو کہ حد تقسیم میں جزوی اختلاف بھی پایا جاتا ہے، تاہم درج ذیل مآخذ کے ماخذ اصلیہ ہونے میں تقریباً سبھی اتفاق کرتے ہیں:

۱۔ قرآن مجید

۲۔ کتب احادیث

کتب سیرت (ثانوی کتب سیرت اس میں شامل نہیں)۔

سیرت نگاری کے اسالیب میں سے پہلا درجہ قرآن مجید کا ہے، بقیہ دو مآخذ درجے اور صحت میں لامحالہ اس کے بعد ہیں۔ ذیل میں ہم ان تینوں مآخذ کے حوالے سے نہایت اختصار سے ایک نظر ڈالتے ہوئے اپنے موضوع کی طرف بڑھیں گے۔ سب سے پہلے قرآن مجید کو ماخذ اوّل ہونے کا شرف حاصل ہے اس کے ساتھ ساتھ احادیث مبارکہ کی کتب اور دیگر مصادر اس کی تفصیلات کیلئے ڈاکٹر محمد یسین مظہر صدیقیؒ کی کتاب مصادر سیرت کا اور ڈاکٹر عبدالغفار کی کتاب تدوین سیرت علمی فکری تاریخی مطالعہ کی طرف مراجعت فائدہ مند ہو گی۔

مصادر سیرت سے استفادہ کا اسلوب

مصادرو سیرت سے اخذ و استفادہ کیلئے مولانا شبلی نعمانیؒ نے گیارہ اصول پیش کیے ہیں، جن میں سے پہلے چار زیادہ اہم اور جامع حیثیت رکھتے ہیں، وہ یہ ہیں:

1. سب سے پہلے واقعہ کی تلاش قرآن مجید میں، پھر احادیث صحیحہ میں، پھر عام احادیث میں کرنی چاہیے، اگر نہ ملے تو روایات سیرت کی طرف توجہ کی جائے۔
2. کتب سیرت محتاج تنقیح ہیں اور ان کی روایات واسناد کی تحقیق لازم ہے۔
3. سیرت کی روایتیں بہ اعتبار پایہ صحت، احادیث کی روایتوں سے فروتر ہیں۔ اس لیے بصورت اختلاف احادیث کی روایات کو ہمیشہ ترجیح دی جائے گی۔

بصورت اختلاف روایات احادیث، رواۃ ارباب فقہ و ہوش [کذا] کی روایات کو دوسروں پر ترجیح ہو گی۔[1]

قرآن مجید بطور مصدر سیرت اخذ و استفادہ کا اصول:

قرآن مجید سیرت کا سب سے مستند ماخذ تو ضرور ہے، مگر کیا سیرت کے دیگر مأخذ و مصادر کے علاوہ کے صرف قرآن مجید ہی کی روشنی میں سیرت پر ایک جامع اور مکمل کتاب تصنیف کی جاسکتی ہے؟

یہ ایک اہم سوال ہے اور ہمارے خیال میں غالباً فتنہ انکار حدیث کے بعد اس سوال کی اہمیت میں اضافہ ہوا اور حدیث کی اہمیت کو تسلیم کرنے والے اور اس کی ضرورت و اہمیت سے صاف انکار کرنے والے دونوں حلقوں نے اس کی طرف توجہ مبذول کی ہے۔ موخر الذکر حلقہ چونکہ حدیث کی صحت واستناد کو مشکوک قرار دیتا ہے۔[2]

۲۔ دوسرا حلقہ جو اگرچہ حدیث و سنت کی ضرورت و اہمیت کا قائل ہے، مگر چونکہ قرآن کے علاوہ سیرت کے دیگر مآخذ میں صحیح و مستند روایات کے ساتھ ضعیف اور موضوع احادیث چلی ہیں، بلکہ ایسی روایتیں بھی ہیں جن کا قرآن مجید سے تضاد و تعارض بالکل نمایاں ہے، اس لیے غالباً یہ حلقہ صحیح و مستند روایتوں کی۔ کہ سیرت کو قرآن ہی سے مرتب کر لیا جائے۔

مولانا ابوالکلام آزاد کا مؤقف اور طریقہ کار

---

[1]۔ شبلی نعمانی، مولانا، سیرت نبی، سعید اینڈ سنز، تاجران کتب، کراچی، س ن، ج ا، ص ۸۳، ۸۴

[2]۔ تفصیلی مطالعہ کے لیے غلام احمد پرویز (1903-1958) کی کتاب معراج انسانیت کی طرف رجوع کریں۔

حرف و سخن
HARF-O-SUKHAN
ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

مولانا ابوالکلام آزاد حدیث و سیرت کی امہات کتب کی اہمیت کو یقینی طور پر تسلیم کرتے تھے(۷)، مگر اس کے باوجود آپ اس بات کی ضرورت محسوس کرتے تھے کہ قرآن مجید کی روشنی میں سیرت پر جامع کتاب مرتب کی جائے۔

مولاناؒ فرماتے ہیں لوگوں نے حیات و سیرت طیبہ حضرت ختم المرسلین ﷺ پر اس حیثیت سے بہت کم نظر ڈالی ہے کہ اگر روایات و دفاتر تاریخی سے قطع نظر کر لیا جائے اور صرف قرآن حکیم کو سامنے رکھا جائے تو آپ کی سیرت و حیات پر کیسی روشنی پڑتی ہے اور جس طرح قرآن اپنی کسی بات میں اپنے غیر کا محتاج نہیں، اسی طرح اپنے حامل و مبلغ کے وجود و حیات کے بیان میں بھی خارج کا محتاج ہے یا نہیں؟ اصحاب سیر و محدثین کرام نے فضائل و مدائح منصوصہ قرآنیہ کے تو باب باندھے ہیں مثلاً قاضی عیاض نے "شفا" کے متعدد ابواب میں قرآن حکیم کی آیات متعلق فضائل و مدائح جمع کی ہیں، لیکن جہاں تک مجھے معلوم ہے، آج تک کبھی اس کی کوشش نہیں کی گئی کہ صرف قرآن حکیم میں دائرہ اسناد و اخذ محدود رکھ کر ایک کتاب سیرت میں مرتب کی جائے۔

مولانا ابوالکلام آزاد نے اپنی اس رائے کا اظہار مولانا شبلی نعمانی کے سامنے بھی کیا، مگر انہوں نے مولانا آزاد کی رائے کو خاص وزن نہ دیا جیسا کہ آپ لکھتے ہیں:

> ”جس زمانے میں مولانا شبلی نعمانی سے سیرت نبویہ کے بارے میں تذکرے رہتے تھے تو ایک مرتبہ مجھے اس کا خیال ہوا تھا۔ میں نے کہا، آپ سیرت میں ایک خاص باب یا سیرت کا ایک خاص حصہ اس عنوان سے قرار دیجیے قرآن و سیرت محمدیہ اور اس صرف آیات قرآنیہ کو بہ ربط و ترتیب جمع کر کے دکھلائیے کہ خود قرآن سے کہاں تک آپ کی شخصیت اور آپ کے وقائع و ایام معلوم ہو سکتے ہیں؟ بہر حال انہوں نے اس خیال پر بہت ہی پسندیدگی ظاہر کی، مگر وہی اپنی عادت کے مطابق اظہار شک و ناامیدی کہ اتنا مواد صرف قرآن سے کہاں نکل سکتا ہے، سیرت کا ایک باب مرتب ہو سکے! لیکن جب میں نے بہت اصرار کیا تو کہا: اچھا تم اگر یہ ٹکڑا مرتب کر دو تو سیرت کے ساتھ شامل کر دیا جائے۔ آخری یکجائی دہلی میں ہوئی تھی۔ اس وقت انہوں نے کہا: اب مجھ کو خیال ہو تا جاتا ہے کہ یہ ممکن ہے اور بہت ہی اہم چیز ہو گی۔[1]

لیکن سغور طلب بات یہ ہے کہ اگر علامہ شبلی اس سلسلہ میں یہاں تک آمادہ ہو گئے تھے تو انہوں نے اپنی شاہکار تصنیف ”سیرت النبی میں اس سلسلہ میں پیش رفت کیوں نہ کی؟!

ہماری رائے میں مولانا آزاد جیسی شخصیت کے مذکورہ بالا دعویٰ میں مبالغہ آمیزی کا عنصر غالب دکھائی دیتا ہے۔ اس لیے کہ سیرت کی جامع تصویر قرآن مجید کی روشنی میں مرتب کرنا ممکن ہی نہیں ہے، کیوں کہ قرآن مجید نہ تاریخ کی کتاب ہے اور نہ سیرت و سوانح کی۔ جن لوگوں نے بظاہر اس کے امکان کا دعوی کیا ہے اور اس سلسلہ میں کچھ لکھا ہے، وہ بھی اپنے اس دعویٰ کو عملاً پورا کرنے میں ناکام ہی رہے ہیں۔

قرآن مجید اور خاتم النبیین حضرت محمد رسول ﷺ کا باہمی تعلق

قرآن مجید میں بہت سے سائنسی، تاریخی اور جغرافیائی حقائق کے بارے میں بیان کیا گیا ہے، مگر اس کے باوجود یہ سائنس کی کتاب ہے نہ تاریخ اور جغرافیہ کی۔ بلکہ اسے اللہ تعالیٰ نے کتاب ہدایت بنا کر نازل کیا ہے۔

قرآن مجید کتاب ہدایت ہے اس کو سامنے رکھتے ہوئے بعض اہل علماء نے قرآن مجید کے بنیادی موضوعات متعین کرنے کی کوشش کی ہے۔[2] مگر ان میں سے کسی نے بھی سیرت کو قرآن کا بنیادی موضوع قرار نہیں دیا، گو کہ سیرت سے متعلقہ بہت سی معلومات قرآن مجید میں جابجا دکھائی دیتی ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ سیرت سے متعلقہ قرآنی حصوں میں بھی وہی مقصد غالب ہے جو قرآن مجید کو مجموعی اعتبار سے کتاب ہدایت کی شکل میں پیش کرتا ہے اور

---

[1]۔ شبلی نعمانی، سیرت النبی، ص18

[2]۔ علوم القرآن کی کتابوں میں اس سلسلہ میں بحث کی گئی ہے، اسی طرح شاہ ولی اللہ نے اپنی مایہ ناز کتاب " الفوز الکبیر فی اصول التفسیر میں قرآن کے علوم پنجگانہ پر روشنی ڈالی ہے۔

حرف و سخن
ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

پیغمبر کا قرآن سے اصل اور بنیادی تعلق اس کے شارح کا ہے، مثلاً قرآن مجید میں نماز، زکوۃ، روزہ اور حج وغیرہ عبادات کے بارے میں حکم دیا گیا ہے، لیکن یہ عبادات کیسے کی جائیں، ان کی وضاحت اس وقت تک ممکن نہ تھی جب تک کہ عملی طور پر یہ کر کے دکھا نہ دی جاتیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ جیسی مثالی شخصیت کا انتخاب کر کے انہیں نبوت و رسالت سے مشرف فرمایا، آپ ﷺ پر اپنی کتاب نازل فرمائی اور اپنی عبادت سے متعلقہ احکام کی تفصیل سے انہیں آگاہ کر کے ان کے قول و فعل کو اُمت کے لیے دین بنا دیا۔ گویا پیغمبر کا قرآن سے تعلق ایک ایسے شارح کا ہے جسے خود اللہ تعالیٰ نے شرح و تبیین کا منصب سونپا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَا نزَلْنَا اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ﴾ [1]

اور (اے نبی) ہم نے آپ کی طرف یہ ذکر (قرآن) اس لیے نازل کیا ہے تا کہ آپ لوگوں کے لیے اس چیز کو واضح کر دیں جو ان کی طرف نازل کی گئی ہے۔[2]

قرآن مجید میں جہاں بھی آپ ﷺ کا تذکرہ موجود غور کیا جائے تو یہ پہلو کہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر کیے گئے شارح قرآن کی حیثیت رکھتے ہیں اور آپ ﷺ کے ذریعے امت کو دینی تعلیمات سے روشناس کرانا مقصود تھا، آپ سے آپ نمایاں ہوتا چلا جائے گا، مثلاوہ آیات جن میں آپ ﷺ کے مقام و مرتبہ یا آپ ﷺ کی اطاعت و اتباع کا ذکر ہے، ان میں یہی مقصد کار فرما ہے۔ اس طرح دیگر آیات جن میں آپ ﷺ کا تذکرہ پایا جاتا ہے، وہاں بھی سیاق و سباق صاف بتا دیتا ہے کہ آپ ﷺ کا تذکرہ دینی تعلیمات ہی کے پس منظر میں کیا گیا ہے۔

اور اگر اس سلسلہ میں آپ ﷺ کے عہد کے بعض واقعات یا غزوات یا آپ کا مقام و مرتبہ یا خلق عظیم پر روشنی ڈالی گئی ہے تو صرف اس لیے کہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے نبی ہیں اور آپ کے ذریعے دینی تعلیمات امت کو منتقل کرنا بنیادی مقصد تھا۔

سعد بن ہشام بن عامرؓ نے حضرت عائشہؓ کے پاس آکر یہ سوال کیا کہ مجھے اللہ کے رسول ﷺ کے اخلاق و کردار کے بارے میں بتایئے؟ تو حضرت عائشہؓ نے کہا: "کیا تم قرآن نہیں پڑھتے؟" اس نے کہا: کیوں نہیں۔ تو حضرت عائشہؓ نے جواب دیا:

﴿فَإِنَّ خُلُقَ نَبِيِّ اللَّهِ كَانَ الْقُرْآنَ﴾

قرآن مجید ہی تو اللہ کے نبی ﷺ کا اخلاق تھا۔[3]

بعض سیرت نگاروں نے قرآن کی روشنی میں سیرت نگاری کے سلسلہ میں مذکورہ بالا حدیث سے اپنے دعویٰ کے لیے استدلال کیا ہے، اور اس کا مفہوم یہ سمجھا ہے کہ قرآن ہی سیرت رسول ﷺ کا بیان ہے، حالانکہ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جو کچھ قرآن مجید میں فرمایا ہے، وہ سب اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کی زندگی میں عملاً موجود تھا کیونکہ آپ ﷺ صرف زبانی طور پر قرآن مجید کی تعلیم دینے ہی نہیں آئے تھے بلکہ آپ ﷺ اپنی امت کے لیے ایک عملی نمونہ بنا کر بھی بھیجے گئے تھے۔ اس لیے قرآن مجید میں جن کاموں کے کرنے کا حکم دیا گیا ہے، آپ ﷺ خود سب سے پہلے اور سب سے بڑھ کر ان پر عمل کرتے تھے۔ جن کاموں سے بچنے کا حکم دیا گیا ہے، آپ ﷺ خود سب سے پہلے اور سب سے زیادہ ان سے اجتناب فرماتے تھے۔ جن صفات

[1]۔ سورۃ النحل: ۴۴

[2]۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ ہی نے اپنے نبی کو یہ منصب بھی عطا فرمایا تھا کہ جو قرآن آپ پر نازل ہوا ہے، آپ لوگوں کے لیے اس کی تشریح بھی کریں۔ لہذا آپ نے صرف یہ قرآن ہی امت کو نہیں دیا بلکہ اللہ کے حکم سے اس کی شرح کے طور پر اضافی احکام بھی دیے ہیں جو آپ کی سنت کہلاتے ہیں۔ یہ اضافی احکام بھی چونکہ وحی الٰہی کی روشنی میں طے پائے ہیں، اس لیے سورۃ القیامہ میں ان کی نسبت اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ﴿ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ﴾ (سورۃ القیامۃ:19] "پھر اس قرآن کی وضاحت و شرح بھی ہمارے ذمہ ہے۔"

[3]۔ قشیری، مسلم بن حجاج، صحیح مسلم، کتاب صلوۃ المسافرین باب جامع صلاۃ اللیل ومن نام عنها او مرض، ریاض: دارالسلام، طبع دوم ۱۹۹۸ء۔

حسنہ کو اپنانے کا حکم دیا گیا ہے، آپ سب سے پہلے اپنے آپ کو ان سے متصف فرماتے تھے۔ جن اخلاق سے اجتناب کا حکم دیا گیا ہے، آپ ﷺ خود سب سے پہلے ان سے اجتناب فرماتے اور دوسروں کے لیے بھی انہیں ناپسند فرماتے تھے۔[1]

ڈاکٹر سید ابوالخیر کشفی کی کتب سیرت میں قرآن مجید بطور مصدر اوّل استدلالات کا جائزہ

ڈاکٹر سید محمد ابوالخیر کشفی صاحب بنیادی طور پر ایک ادیب، نقاد اور شاعر تھے، مگر آپ کی اردو نعتیہ شاعری اور اسلوب سیرت نگاری کی وجہ سے آپ کا شمار سیرت نگاران میں بھی ہوتا ہے۔ آپ کی سیرت نگاری کو چار حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے تاکہ سمجھنے میں آسانی رہے:

1. کتب سیرت
2. مضامین سیرت
3. کتب سیرت کے مقدمے، دیباچے، فلیپ اور تبصرے
4. نعت اور تنقید نعت[2]

آپ نے سیرت رسول ﷺ پر تین مستقل کتابیں لکھی ہیں جن کے عنوانات حسب ذیل ہیں:

1. حیات محمدی ﷺ قرآن حکیم کی روشنی میں
2. مقام محمد ﷺ قرآن حکیم کی روشنی میں
3. اخلاق محمد ﷺ قرآن حکیم کی روشنی میں۔[3]

یہ تینوں کتابیں سیرت کے تین مختلف حصے قرار دیے جاسکتے ہیں جیسا کہ آپ خود میں لکھتے ہیں:

"کوئی سال پہلے حضرت عائشہ کا یہ قول پڑھتے ہوئے کہ کیا تم نے قرآن نہیں پڑھا؟ ذہن میں خیال آیا کہ نبی اکرم ﷺ کی سیرت قرآن حکیم کی روشنی میں قلم بند کی جائے، وہ کوئی نیک ساعت تھی کہ یہ خیال ذہن میں راسخ ہوتا گیا اور پھر قرآن حکیم کی تلاوت کرتے ہوئے یہی نکتہ سامنے رہتا، کتاب کی ترتیب بھی ذہن میں واضح ہوتی گئی کہ سیرت سے متعلق کتاب کے تین حصے ہوں۔

پہلا حصہ آپ ﷺ کی حیات طیبہ کے متعلق ہو، دوسرے حصے میں آپ ﷺ کے فضائل و کمالات کتاب اللہ کی روشنی میں پیش کئے جائیں، اور تیسرا حصہ آپ ﷺ کے خلق عظیم کے بارے میں ہو۔[4]

ان تینوں کتابوں کے عنوانات سے بظاہر یہ تاثر ملتا ہے کہ کشفی صاحب نے ان کتابوں میں درج مباحث کے لیے صرف قرآن ہی کو بنیاد بنایا ہوگا اور دیگر مآخذ سیرت سے استفادہ نہیں کیا ہوگا اور پھر اس تاثر کے نتیجہ میں یہ سوال بھی ابھرتا ہے کہ کیا وہ ان مآخذ کی اہمیت کو تسلیم نہیں کرتے تھے؟ ان کتابوں کا مطالعہ مذکورہ بالا تاثر اور اس کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے سوال دونوں ہی کی نفی کر دیتا ہے۔ اس لیے کہ کشفی صاحب نے نہ صرف ان تین کتابوں میں بلکہ اپنی دیگر تصانیف اور مضامین میں بھی سیرت کے دیگر مآخذ یعنی کتب حدیث و کتب سیرت وغیرہ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ مرویات سیرت خواہ ان کا استناد دکتب حدیث سے ہو یا کتب تاریخ و سیر کی اہمیت کو قطعی طور پر تسلیم کرتے ہیں۔

---

[1]- شارحین نے بھی اس حدیث کی یہی شرح فرمائی ہے، دیکھیے: نووی، ابوزکریا یحیی بن شرف، المنہاج شرح صحیح مسلم بن الحجاج، بیروت: دار احیاء التراث العربی، طبع دوم ۱۳۹۳ھ، ج۶، ص۲۶۔

[2]- تفصیلات کے لیے دیکھیے: سید عزیز الرحمن، سیرت طیبہ اور کشفی صاحب، درمجلۃ: السیرۃ، کراچی: زوار اکیڈمی پبلی کیشنز، شمارہ ۲۰، ستمبر ۲۰۰۸ء، ص ۹۴

[3]- مؤخر الذکر کتاب ابھی شائع نہیں ہوئی، تاہم اس کے کتاب مباحث السیرۃ (کراچی: زوار اکیڈمی پبلی کیشنز) کے شماروں (۱۵ تا ۲۰) میں چھ قسطوں میں شائع ہو چکے ہیں۔

[4]- کشفی، محمد ابوالخیر، مقام محمد ﷺ قرآن حکیم کی روشنی میں کراچی: دار الاشاعت، طبع اول ۲۰۰۵ء، ص ۷۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

۱۔حیات محمدی ﷺ قرآن حکیم کی روشنی میں

ڈاکٹر کشفیؒ صاحب نے سب سے پہلے حیات محمدی ﷺ قرآن حکیم کی روشنی میں سے سیرت نگاری کا آغاز کیا۔اس کی اشاعت شروع میں سیارہ ڈائجسٹ لاہور میں قسط وار مضامین کی صورت میں ہوئی، پھر یہی تحریر مختصر کتابچہ کی شکل میں "عکس محمدی قرآن کے آئینہ میں" کے عنوان سے شائع ہوئی اور پھر ستمبر ۱۹۹۰ء میں مزید اضافہ جات کے بعد یہی تحریر درمیانے سائز کے تین سو میں صفحات پر مشتمل ایک مکمل کتاب کی صورت میں منصہ شہود پر آئی، جس کی اشاعت ثانی بغیر کسی اضافہ و ترمیم کے اپریل ۲۰۰۶ء میں کمپیوٹر کمپوزنگ کے ساتھ دارالاشاعت کراچی سے ہوئی۔ہے۔

اس تالیف کا بنیادی محرک جیسا کہ مصنف نے ذکر کیا ہے، یہ ہے کہ "میری تمنا ہمیشہ سے یہی رہی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے سیرت نگاروں اور مداحوں میں میرا شمار بھی ہو۔[1]

حیات محمدی ﷺ قرآن حکیم کی روشنی میں "کتاب کے مندرجات کا جائزہ

ڈاکٹر سید ابوالخیر کشفیؒ نے سیرت کے تمام اہم پہلوؤں کو اختصار و جامعیت کے ساتھ مرحلہ وار ترتیب میں مرتب کرنے کی کوشش کی ہے، جیسا کہ اس کے مندرجات سے نمایاں ہے:

۱۔دعائے خلیل ونوید مسیحا ۲۔عرب قبل از اسلام ۳۔تلاش حق ۴۔بعثت
۵۔دعوت حق اور اس کی مخالفت ۶۔جماعت مومنین، ظلم کا مقابلہ زبان اور صبر سے
۷۔مکی زندگی کے اہم باب ۸۔ہجرت حبشہ ۹۔ہجرت نبوی ﷺ
۱۰۔یثرب سے مدینہ نبوی تک ۱۱۔تاسیس ریاست اور تحویل قبلہ
۱۲۔حکم جہاد ۱۳۔غزوہ بدر ۱۴۔غزوہ احد ۱۵۔احد سے احزاب تک
۱۶۔غزوہ احزاب ۱۷غزوہ بنی قریظہ سے واقعہ افک تک ۱۸۔صلح حدیبیہ
۱۹۔صلح حدیبیہ کے بعد عالم گیر دعوت اور فتح خیبر ۲۰۔فتح مکہ تک
۲۱۔فتح مکہ ۲۲۔غزوہ حنین ۲۳۔وفد نجران ۲۴۔تربیت کے اعلیٰ تر مرحلے اور ایلاء و تخییر
۲۵۔غزوہ تبوک ۲۶۔غزوہ تبوک کے بعد ۲۷۔حجۃ الوداع ۲۸۔عالم جاوید کی جانب

مذکورہ بالا فہرست کے مندرجات ہی سے اندازہ ہو جاتا ہے کہ آپ نے سیرت کے اہم پہلوؤں کا مرحلہ وار ترتیب کے ساتھ احاطہ کرنے کی کوشش کی ہے۔اور اس سلسلہ میں موضوع کی مناسبت سے کتاب کا آغاز قرآن مجید کی چند آیات (سورۃ الاحزاب ۴۰ تا ۴۷) سے کیا گیا ہے جن میں نبی کریم ﷺ کے خاتم النبین، بشیر ونذیر اور سراج منیر ہونے، اور اہل ایمان کے لیے آپ کی نبوت و رسالت اللہ کا فضل کبیر ہونے کا بیان ہے۔لیکن ان آیات کا ترجمہ نہیں دیا گیا جو اردو دان طبقہ کے لیے ضروری تھا۔پھر اس کے بعد مذکورہ بالا فہرست کے مطابق مصنف نے مضامین کا سلسلہ شروع کیا ہے جو پوری روانی و سلاست کے ساتھ شروع ہوتا ہے۔اور آخری صفحہ تک اس کی ادبی چاشنی میں کمی واقع ہونے کا نام نہیں لیتی۔

اس کتاب سیرت میں اگرچہ اپنے موضوع و عنوان کی مناسبت سے ہر ہر صفحہ پر قرآن مجید کیا آیات سے استشہاد و استدلال کی مثالیں دکھائی دیتی ہیں جو اس کا بات بین ثبوت ہیں کہ قرآن مجید بھی سیرت کے بہت سے پہلوؤں سے تعرض کرتا ہے اور اس لحاظ سے سیرت کا ایک اہم ترین ماخذ قرار پاتا ہے، مگر اس کے ساتھ ساتھ مصنف نے سیرت کے دیگر مآخذ سے صرف نظر نہیں کیا، اور نہ ہی یہ ان کے لیے اور نہ ہی سیرت پر لکھنے والے کسی بھی صاحب علم کے لیے ممکن تصور کیا جا سکتا ہے، چنانچہ مصنف نے سیرت کے دیگر مآخذ مثلاً کتب احادیث، کتب سیر و تواریخ سے بھی برابر استشہاد و استدلال کیا ہے۔

---

[1]۔کشفی، ابوالخیر، حیات محمدی ﷺ قرآن حکیم کی روشنی میں کراچی: دادا بھائی فاؤنڈیشن، طبع اول ستمبر ۱۹۹۰ء، ص ۷

حرفِ سخن
ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

اس کتاب میں مصنف کا طرز نگارش یہ ہے کہ وہ جو بات بیان کرنا چاہتے ہیں، اس کے لیے پہلے حدیث، سیرت اور تاریخ کی مرویات کی روشنی میں ایک سیاق یا خاکہ اور پس منظر قائم کرتے ہیں اور پھر قرآن کی منتخب آیات سے استدلال کرتے ہوئے اپنی بات کو مدلل انداز میں پیش کر دیتے ہیں۔

۲۔مقام محمد ﷺ قرآن حکیم کی روشنی میں

یہ کتاب ڈاکٹر کشفیؒ کے منصوبہ سیرت کا دوسرا حصہ ہے، اس کے مضامین السیرۃ (کراچی) کے شماروں میں سلسلہ وار شائع ہوئے۔ بعد ازاں یہی مضامین دارالاشاعت کراچی سے درمیانہ درجہ کے دوسو چالیس صفحات پر مشتمل کتابی صورت میں شائع ہو چکے ہیں۔

اس کتاب کے مندرجات حسب ذیل ہیں:

۱۔مقدمۃ الکتاب ۲۔مقام محمد ﷺ قرآن کریم کے آئینے میں ۳۔اہل ایمان سے پہلا خطاب

۴۔ادب رسول کریم ﷺ کے پہلو ۵۔رسالت ونبوت ۶۔تنذیر وتبشیر ۷۔شاہد

۸۔عبدیت......معراج انسانیت ۹۔رحمۃ للعالمین اور کافہ للناس

۱۰۔قرآن حکیم رفع ذکر محمد عربی ﷺ کی ربانی دستاویز ۱۱۔رفع ذکر ۱۲۔آپ ﷺ کی جان کی قسم

۱۳۔صاحب خیر کثیر ۱۴۔رسول اکرم ﷺ مومنوں پر اللہ کا احسان ۱۵۔عبد کامل، ہادی اعظم، مطاع

۱۶۔امتیازی تخاطب جس میں کوئی شریک نہیں ۱۷۔داعی الی اللہ اور سراج منیر

۱۸۔اول المؤمنین، صاحب اور اولی

مقدمۃ الکتاب کو آپ نے مقام محمد ﷺ احادیث کی روشنی میں" کا عنوان دیا ہے اور اس حصہ میں انہوں نے ان احادیث کی روشنی میں تفصیلات سپرد قلم فرمائی ہیں جن میں نبی کریم اے کے مقام و مرتبہ کا بیان ہے۔ اور تحریر کی وجہ تالیف غالباً یہ تھی کہ آپ اس شبہ کو دور کرنا چاہتے تھے جو اس کتاب کے عنوان "مقام محمد ﷺ قرآن حکیم کی روشنی میں سے پیدا ہوتا ہے کہ شاید اس میں احادیث سے استناد نہیں کیا گیا ہو گا۔

اس کے بعد مصنف نے بقیہ تمام عنوانات کے تحت قرآن مجید کی مختلف آیات کا انتخاب کرتے ہوئے نبی کریم ﷺ کے مقام و مرتبہ پر نہایت دل پذیر انداز میں روشنی ڈالی ہے۔ موضوع کتاب کی مناسبت سے ایک دو اقتباس ذرا ملاحظہ فرمائیے۔

۱۔رفع ذکر کے عنوان کے تحت مصنف مرحوم لکھتے ہیں:

قرآن عظیم محمد ﷺ کے ذکر گرامی کی بلندی کی جاوداں دستاویز ہے۔ ان کو نبی بنا کر ہماری طرف بھیجنے والے نے فرمایا:﴿ورفعنا لک ذکرک﴾[1] اور ہم نے تمہاری خاطر تمہارے ذکر کو بلند کیا۔ اور یہ بات اس وقت کہی گئی، اور اس وقت یہ بشارت اطمینان قلب کے لیے دی گئی جب مکہ مکرمہ آپ کی شدید ترین مخالفت کا مرکز تھا، جب آپ کی بات تالیوں کی گونج، بے ہنگم قہقہوں اور طنز واستہزاء کے شور میں دبانے کی ہر ممکن کوشش کی جا رہی تھی۔ جب مکہ کا ہر ذرہ اسلام دشمنی کی مہم میں شریک معلوم ہوتا تھا، جب طاغوت سوز آواز اور پیغام کو سحر، شاعری اور کہانت کہہ کر رد کیا جا رہا تھا۔ جب سرور کائنات، فخر موجودات ہے اس مخالفت کے طوفان میں فطری اور بشری طور پر تنگی محسوس کرتے اور ایک بڑے بوجھ کا احساس فرماتے۔ اس فضا اور ماحول میں قرآن حکیم کی یہ سورۃ الم نشرح نازل ہوئی۔[2]

۲۔اسی طرح مصنف اول المؤمنین، صاحب اور اولی" کے عنوان کے تحت ایک اہم نکتہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

یہ ایک نفسیاتی حقیقت ہے کہ جو آدمی ہم سے بہت قریب ہو، ہمارے درمیان رہے، اس کی کوئی بات ہم سے ڈھکی چھپی نہ ہو تو یہ قربت اس کا احترام کم کر دیتی ہے، لیکن انبیائے کرام اور ہادی اعظم ﷺ کا ایک عظیم معجزہ یہ ہے کہ اس قربت نے ان کے احترام اور ان سے محبت میں اضافہ ہی کیا

[1]۔سورۃ الانشراح: آیت ۴

[2]۔کشفی، ابوالخیر، مقام محمد ﷺ قرآن حکیم کی روشنی میں، محولہ بالا، ص ۱۵۳۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

ہے، اس رشتے کو اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ کو مسلمانوں کا صاحب قرار دے کر بیان کیا ہے، یعنی وہ ذات جو امت کے ساتھ وابستہ اور پیوستہ ہے، سورہ نجم کا آغاز یوں ہوا:

﴿والنجم اذا ھوی ما ضل صاحبکم وما غوی﴾[1]

قسم ہے گرتے ہوئے ستارے کی، تمہارے صاحب (ساتھی) نے نہ راستہ گم کیا ہے اور نہ وہ ٹیڑھے راستے پر ہے۔[2]

۳۔ اخلاق محمد ﷺ قرآن حکیم کی روشنی میں

اس کتاب مباحث السیرۃ (کراچی) کے شماروں (۱۵ تا ۲۰) میں چھ مفصل قسطوں میں شائع ہو چکے ہیں۔ ان کی ضخامت سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ کتاب سابقہ دونوں کتابوں سے مفصل ہے۔ اور اس کے مندرجات سے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں بھی سیرت کے تمام اہم مآخذ یعنی قرآن مجید، کتب احادیث و سیر وغیرہ سے بھرپور استفادہ کیا گیا ہے اور حیات محمدی ﷺ قرآن حکیم کی روشنی میں کی طرح اس میں بھی مرحلہ وار ترتیب کے ساتھ واقعات سیرت کا انتخاب کیا گیا ہے، تاہم حیات محمدی ﷺ کے مقابلہ میں اس کتاب میں موضوع کی مناسبت سے مصنف کا اصل ہدف یہ رہا ہے کہ قرآن مجید اور نبی کریم ﷺ کی اخلاقی تعلیمات کو زیادہ سے زیادہ نمایاں اور عام کیا جائے تاکہ سماج کی اصلاح ہو سکے۔

اسلوب سیرت نگاری میں ڈاکٹر سید ابوالخیر کشفیؒ کا قرآن مجید سے استفادہ کا اسلوب

ذکر کردہ تینوں کتابوں میں واقعات سیرت کے حوالے سے قرآن مجید سے استدلال ڈاکٹر صاحبؒ کی اولین ترجیح رہی ہے، چنانچہ انہوں نے ان تصنیفات کے ذیلی عنوانات میں سے ہر عنوان کے تحت آیات قرآن سے کسی نہ کسی درجہ میں استدلال ضرور کیا ہے۔ قرآن سے استدلال کرتے ہوئے مصنف کا اسلوب بالعموم یہ رہا ہے کہ وہ متعلقہ آیات کو مکمل طور پر نقل کرتے ہیں اور ساتھ ہی ان کا ترجمہ بھی تحریر کر دیتے ہیں۔ البتہ چند ایک مقامات پر غالباً اختصار کی غرض سے آپ نے قرآنی آیات کی طرف محض اشارہ اور ان کا حوالہ نقل کر دینے پر بھی اکتفاء کیا ہے، مثلاً اپنی تصنیف "حیات محمدی قرآن حکیم کی روشنی میں مصنف "عرب قبل اسلام کے عنوان کے تحت لکھتے ہیں:

> "قرآن حکیم میں عرب قبل اسلام کی کیفیت کئی مقامات پر پیش کی گئی ہے اور کتاب اللہ کی روشنی میں عربوں کی زندگی کے کئی پہلو ہمارے سامنے آتے ہیں۔ مثلاً ان کی باہمی لڑائیاں جن کو اسلام نے ایسی محبت میں بدل دیا کہ وہ اسلام لانے کے بعد آپس میں بھائی بھائی ہو گئے۔ ۱۔ اخلاقی حالت کا اندازہ سود، ۲۔ قرعہ اندازی، ٹوٹکے اور ٹونے، ۔ اور جنسی معاملات میں بے راہ روی (مثلاً دو بہنوں کا نکاح میں جمع کرنا) سے ہو سکتا ہے، ۴۔ عبادت کا یہ انداز کہ برہنہ ہو کر طواف کرتے اور سیٹیاں بجاتے، ۵۔ اور دوسری طرف یہ انتہا پرستی کہ سفر حج میں کسب معاش کو ممنوع قرار دے رکھا تھا، مشرکین عرب کا ذہن کتنے ہی اوہام و توہمات میں گرفتار تھا۔ انہیں اوہام کے تحت وہ جانوروں کے کان چیر کر انہیں اپنے خداؤں" کے نام وقف کر دیتے۔[3]

مذکورہ بالا مختصر سے اقتباس میں مصنف نے سات قرآنی حوالہ جات کی طرف اشارہ کیا ہے اور حواشی میں ان ساتوں مقامات کی آیات کو ان کی سورتوں اور آیات نمبر کے ساتھ تحریر کر دینے پر اکتفاء کیا ہے، ماسوا حوالہ نمبر ایک کے، جس میں آپ نے متعلقہ آیت کا متن ذکر کئے بغیر ترجمہ تحریر کیا ہے۔

سیرت نگاری میں مصنف کا دیگر مآخذ سیرت سے استفادہ

---

[1]۔ سورۃ النجم: ۱، ۲

[2]۔ ایضاً، ص ۲۳۷

[3]۔ کشفی، حیات محمدی ﷺ قرآن حکیم کی روشنی میں، محولہ بالا، ص ۲۲

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

سید کشفی صاحب نے سیرت نگاری میں قرآن مجید کو سب سے نمایاں ماخذ سیرت کی حیثیت دکھا ہے، کیونکہ سیرت نگاری کے آغاز سے پہلے ہی ان کے ذہن میں خیال آیا کہ نبی اکرم ﷺ کی سیرت قرآن حکیم کی روشنی میں قلم بند کی جائے۔[1]

اور وہ یہ اقرار کرتے تھے کہ "قرآن حکیم میں نبی اکرم ﷺ کی حیات طیبہ، مرتبہ عظیم اور اخلاق کے کتنے ہی پہلو اور گوشے سمٹ آئے ہیں۔[2]

مگر انہوں نے یہ دعویٰ کبھی نہیں کیا کہ سیرت کی جملہ تفصیلات صرف اور صرف قرآن ہی میں ہیں، بلکہ اس کے کے: برعکس وہ سیاوہ سیرت کے دیگر ماخذ میں موجود مواد کو بھی اہمیت دیتے تھے، چنانچہ احادیث میں موجود مواد سیرت کے حوالے سے مصنف لکھتے ہیں کہ احادیث میں آپ ﷺ نے جو کچھ اپنی ذات مبارکہ کے بارے میں فرمایا ہے وہ تکمیل فرائض رسالت کا ایک حصہ ہے۔ اسمائے نبی، اخلاق و شمائل نبی ﷺ اور فضائل سید المرسلین مجموعہ ہائے حدیث کے مستقل ابواب ہیں۔[3]

اسی طرح روایات حدیث کی اہمیت بیان کرتے ہوئے مصنف رقم طراز ہیں:

قرآن مجید کے احکام کی علمی و عملی تشریح و تفسیر حضرت رسالت مآب ﷺ نے اپنی زبان مبارک اور عمل کامل کے ذریعے فرمائی۔ نماز کے اوقات، نماز کے اجزاء، زکوۃ کا نصاب، حج کے مناسک سے لے کر آداب نشست و برخاست گفتگو، باہمی معاملات تک زندگی کے ہر گوشے اور پہلو کے بارے میں آپ ﷺ نے قیامت تک کے لئے ہماری راہیں

مصنف نے اپنی مذکورہ تصانیف میں سب سے زیادہ قرآن اور حدیث سے استفادہ کیا ہے، ان دو کے علاوہ جہاں تک دیگر مآخذ سیرت بالخصوص کتب سیرت و تاریخ کا تعلق ہے، موصوف نے ان سے بھی حتی الامکان استفادہ کیا ہے، مگر پہلے دو مآخذ کے مقابلہ میں نسبتاً بہت کم۔ اس لیے کہ آپ نے ان مآخذ کی اہمیت سے انکار نہیں کیا۔

ڈاکٹر کشفی کی تحریر میں عاجزانہ اسلوب

ڈاکٹر صاحب نے تصنیف نگاری کا آغاز نہایت عجز وانکساری سے کیا ہے، جیسا کہ آپ سیرت پر اپنی پہلی تصنیف میں لکھتے ہیں: "میری تمنا ہمیشہ سے یہی رہی ہے کہ حضور ﷺ کے سیرت نگاروں اور مداحوں میں میرا شمار بھی ہو۔[4]

اسی طرح سیرت پر دوسری مستقل کتاب "مقام محمد ﷺ میں آپ لکھتے ہیں:

اللہ کا احسان ہے کہ اس نے مجھے سیرت نگاران رسول کریم ﷺ کی صف میں شمولیت کا اعزاز عطا کیا، میری مثال اس بڑھیا کی سی ہے، جو سوت کی انٹی لے کر یوسف کی خریداری کو نکلی تھی، میرے پاس نہ علم ہے نہ وہ سلیقہ جو سیرت نبوی ﷺ کا احاطہ کر سکے، ہاں وہ دل ضرور ہے جو اس اسم گرامی کی تکرار سے دھڑکتا ہے، اور اس دھڑکن کو اپنی زندگی سمجھتا ہے، جن کے مقام کا یہ تذکرہ ہے، ان کا یہ قول دل کی ڈھارس بندھاتا ہے کہ "انما الاعمال بالنیات"[5]

مصنف اپنی کتاب یعنی "مقام محمد ﷺ" کا علمی درجہ خود ہی متعین کرتے ہوئے لکھتے ہیں: اس کتاب کی تالیف میں کئی طویل وقفے آئے، اور راقم الحروف کو پوری طرح احساس ہے مصنف اپنی کتاب سیرت یعنی مقام محمد ﷺ کا علمی درجہ خود ہی متعین کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ اس کتاب کی تالیف میں کئی طویل وقفے آئے، اور ور راقم الحروف کو یہ کہ اس وقفے سے کتاب کی صورت وہ نہ ہوا نہ ہو سکی جو میرے: پیش نظر تھی، بہر حال سیرت سے متعلق ہر کوشش نقش ناتمام ہی رہتی ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ فہم قرآن کی کوئی درجہ بندی نہیں کی جاسکتی۔[6]

---

[1]۔ کشفی، مقام محمد صلی اللہ، محولہ بالا۔

[2]۔ ایضاً، ص ۱۳

[3]۔ ایضاً، ص ۱۲

[4]۔ مقام محمد، حولہ بالا، ص ۹

[5]۔ ایضاً، ص ۸۔

[6]۔ ایضاً، ص ۹۔

حرف و سخن
HARF-O-SUKHAN
ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

نیز لکھتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ کے مقام کے کسی [کذا۔ صحیح کئی گوشے اس مطالعے میں نہیں آسکے جو قرآن حکیم میں موجود ہیں، لیکن کام بہت ہے اور وقت شاید اتنا زیادہ نہیں، اس لیے دوسرے حصے کو میں نے اشاعت کے قابل سمجھ کر عزیز الرحمن صاحب کے سپرد کیا، تاکہ اس مطالعے کے تیسرے حصے یعنی اخلاق محمد ﷺ کا کام شروع کر سکوں۔ حضور کی عظمت اور سیرت کے نئے نئے پہلو اور گوشے وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ نظروں کے سامنے آتے جائیں گے، کیونکہ آپ ﷺ کی رسالت کا دامن قیامت سے جڑا ہوا ہے۔[1]

ڈاکٹر سیّد ابوالخیر کشفی کی کتب سیرت پر چند ملاحظات

ڈاکٹر اسیّد بوالخیر کشفی صاحب کی تصنیفات سیرت اور ان کے مندرجات کا تعارف، ان کی سیرت نگاری کا منہج واسلوب اور ان کا مآخذ سیرت سے استفادہ کا پہلو کسی قدر سامنے آچکا ہے۔ ذیل میں ہم ان کی تصنیفات سیرت کے چند توجہ طلب پہلو بیان کرنا چاہیں گے۔

ا۔ حوالہ جات کا فقدان

ڈاکٹر صاحبؒ کی کتب میں اگرچہ حوالہ جات کے اہتمام کی کوشش کی گئی ہے، مگر اس کے باوجود بہت سے مقامات ایسے بھی ہیں جہاں حوالہ جات کا اہتمام نہیں کیا جاسکا، مثال کے طور پر:

1. حیات محمدی ﷺ قرآن حکیم کے آئینے میں میں اکثر و بیشتر مقامات پر قرآنی آیات کے علاوہ دیگر مآخذ جن سے مصنف نے بکثرت استفادہ کیا ہے، کے حوالہ جات کا اہتمام تقریباً نہ ہونے کے برابر ہے، چنانچہ اس سلسلہ کا پہلا حوالہ صفحہ نمبر ۶ پر آتا ہے۔ اس کے بعد بھی صورتحال کم و بیش اسی جیسی ہے۔ اس کے پہلے اور دوسرے نئے ایڈیشن دونوں میں یہ کیا موجود ہے۔
2. مصنف نے اپنی کتاب "مقام محمد ﷺ قرآن حکیم کے آئینے میں" کے "پیش گفتار میں اگرچہ یہ لکھا ہے کہ اس کے حواشی کی صحت اور تفصیل کا کام عزیزی سید عزیز الرحمن سلمہ نے انجام دیا، اور مجھے اس طرف سے بے نیاز کر دیا۔[2]

مگر اس کے باوجود اس میں بہت سے مقامات پر حوالہ جات ضرورت کے باوجود پیش نہیں کیے جاسکے، ایسے چند مقامات کے لیے دیکھیے: صفحہ ۶۹، ۹۹، ۱۰۵، ۱۲۳، ۱۳۱، ۱۶۶، ۱۷۸، وغیرہ۔

3. یہی صورتحال آپ کی تیسری کتاب اخلاق محمدی ﷺ کے ان مضامین میں دکھائی دیتی ہے جو مجلہ "السیرۃ" میں قسط وار چھپ چکے ہیں۔

۲۔ ثانوی مصادر سیرت سے اخذ واستفادہ کا اسلوب

ڈاکٹر صاحبؒ نے اپنی تصنیفات میں بعض مقامات پر اصلی مصادر کی طرف رجوع کرنے کی بجائے ثانوی مصادر پر بھی اکتفاء کیا ہے، مثلاً:

ا۔ حیات محمدی ﷺ میں آپ نے زیادہ تر ثانوی مصادر سے استفادہ کیا ہے، مثال کے طور پر: اسی کتاب کا صفحہ ۶۳، ۷۳، ۷۵، ۹۵، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۹۲، ۱۹۸، وغیرہ۔

ثانوی مصادر کے سلسلہ میں آپ نے ان کتب سے خوب استفادہ کیا ہے۔

1. سیرت النبی ﷺ از: شبلی نعمانی
2. نبی رحمت ﷺ، از: میاں علی ندوی
3. مدارج النبوۃ، از: شیخ عبد الحق محدث دہلوی
4. بیان القرآن از: مولانا اشرف علی تھانوی
5. معارف القرآن، از: مفتی محمد شفیع

---

[1] ۔ ایضاً،

[2] ۔ مقام محمد، محولہ بالا، ص ۲۰۱ نیز دیکھیے: اخلاق محمد، در مجلۃ: "السیرۃ، محولہ بالا، ستمبر ۲۰۰۷، شمارہ ۱۸ ص ۶۴

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

6. تفہیم القرآن، از: مولانا مودودی

۲۔ مقام محمد ﷺ میں بھی مصنف نے ثانوی مصادر پر بکثرت اکتفاء کیا ہے۔ اس سلسلہ کی بعض مثالوں کے لیے دیکھیے: ص ۵۵، ۵۸، ۶۹، ۷۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۱۰۶، ۱۷۷، وغیرہ۔

۳۔ اخلاق محمد ﷺ قرآن حکیم کے آئینے میں" کے سلسلہ کے مطبوعہ مضامین میں بھی ایسی مثالوں کی نشاندہی کی جاسکتی ہے۔

۳۔ ڈاکٹر کشفیؒ کے اسلوب سیرت نگاری کا تنقیدی جائزہ

مصنف نے اپنی تصنیفات سیرت میں جو کچھ لکھا ہے، خوب لکھا ہے، مگر ان میں بعض چیزیں خاص کر بعض روایات کمزور درجہ کی در آتی ہیں اور بعض باتیں محل اختلاف یا کم از کم توضیح مزید کی محتاج بھی معلوم ہوتی ہیں۔ ذیل میں اس سلسلہ کی چند مثالیں پیش کی جاتی ہیں۔

ا۔ مصنف نے مقام محمد ﷺ اور اخلاق محمد دونوں میں وہ مشہور عام واقعہ نقل کیا ہے جس میں ہے کہ بشر نامی ایک منافق اور ایک یہودی میں کسی بات پر جھگڑا ہوا، وہ دونوں نبی کریم ہے کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے دونوں کے دعوے سنے، اور یہودی کو حق پر پا کر اس کے حق میں فیصلہ دے دیا۔ منافق نے یہودی سے کہا کہ مجھے یہ فیصلہ منظور نہیں چلو عمر بن خطاب سے فیصلہ کرواتے ہیں۔ حضرت عمرؓ کو جب پتہ چلا کہ نبی کریم نے اس مقدمہ میں یہودی کے حق میں فیصلہ کر چکے ہیں تو وہ گھر میں داخل ہوئے، تلوار لی اور آکر منافق کا سر قلم کر دیا کہ یہ فیصلہ نبوی تسلیم نہ کرنے کی سزا ہے۔[1]

اس واقعہ کو مصنف نے تفسیر روح المعانی کے حوالے سے نقل کیا ہے، مگر اس کی استنادی حیثیت جو سخت مجروح قرار دی جاتی ہے، سے کوئی تعرض نہیں کیا، بلکہ اسے تائیداً نقل کر دیا ہے۔[2]

۲۔ اسی طرح مقام محمد ﷺ کتاب میں ڈاکٹر لکھتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے رعب اور نصرت کی علامت آپ ﷺ کی پیدائش سے متعلق روایات ہیں۔ آتش کدہ فارس ٹھنڈا پڑ گیا اور کسری کے محل کے کنگرے لرز گئے۔[3]

ان روایتوں کی استنادی حیثیت کی توضیح کی ضرورت ہے، اس لیے کہ زیادہ تر محققین ایسی روایات کو کمزور قرار دیتے ہیں۔[4]

۳۔ مصنف شفاعت کے ضمن میں ایک نکتے کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ "دنیا کے آئین و دساتیر میں صدر یا کسی اور مجاز ادارے کو موت کی سزا کو معاف کر دینے کا حق حاصل ہوتا ہے۔

یہاں سیاق وسباق سے معلوم ہوتا ہے کہ مصنف نے مذکورہ بالا بات تائیدی انداز میں لکھی ہے، جبکہ اس بات کی وضاحت یقیناً ضروری تھی کہ اسلامی نقطہ نظر سے اس اختیار کے حدود وضوابط کیا ہیں۔ عدم توضیح کی وجہ سے اس سے غلط فہمیاں پیدا ہونے کا اندیشہ ہے۔ مصنف نے بعض جگہ اللہ کی مشیت کے لیے مشیت ایزدی کی اصطلاح بھی استعمال کی ہے۔[5]

لفظ 'خدا' کا استعمال تو اہل علم کے ہاں بغیر کسی بڑے اختلاف کے گوارا کر لیا جاتا ہے، مگر ایزدی یزدانی اور مشیت ایزدی وغیرہ جیسی اصطلاحات کو محققین اہل علم کے ہاں قبول عام حاصل نہیں ہو گا۔ ایسی مشتبہ اور مختلف فیہ اصطلاحات سے بچنا ہی بہتر ہے۔ اس پر مقارنۃ الادیان کی کتب میں ابحاث موجود ہیں۔

خلاصۃ البحث ونتائج

---

[1] ۔مقام محمد ﷺ، محولہ بالا، ص ۴۱

[2] ۔مثلاً دیکھیے: شبلی نعمانی، محولہ بالا، ج ۱، ص ۵۳

[3] ۔مقام محمد، محولہ بالا، ص ۲۳۔

[4] ۔اخلاق محمد ﷺ السیرۃ، محولہ بالا، ۱۸، ص ۶۴

[5] ۔اخلاق محمد ﷺ السیرۃ، محولہ بالا، ۱۸، ص ۶۴

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

ادب سیرت کا آغاز عالم ارواح سے ہی ہو گیا تھا جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے سورۃ ال عمرآن میں فرمایا بعد ازاں ہر رسول اور نبی کی تعلیمات میں آخری رسول و نبی کی بشارتیں موجود ہیں، آخر میں بطور خاتم النبیین وارسل حضرت محمد ﷺ تشریف لائے آپ ﷺ کے عہد مبارکہ سے ہی سیرت نگاری کا آغاز ہوا "کتاب المغازی" تاریخی اسلوب میں جناب عروہ بن زبیر نے مرتب فرمائی سیرت ابن اسحاق سے لیکر اب تک یہ علمی سرمایہ لاکھوں کتب، مقالات دستاویزات کی صورت میں ہمارے پاس موجود ہے یہ سرمایہ علمی مختلف اسالیب، مناہج کے ساتھ ہمارے پاس منتقل ہوا جیسے محدثانہ، فقیہانہ، مؤرخانہ، متکلمانہ اسالیب وغیرہ ان ہی میں سے ایک اسلوب قرآن کی روشنی میں سیرت نگاری اردو برصغیر میں اردو ادب میں یہ کام بہت ہوا مولانا ابوالکلام آزاد، عبدالماجد دریا آبادی اس میں نمایاں ہیں اس سلسلہ میں سب سے اہم نام متاخرین میں سے اردو ادب کے مایہ ناز استاد پروفیسر ڈاکٹر سیّد ابوالخیر کشفیؒ ہیں جنہوں نے اس اسلوب کو نمایاں کرنے کیلئے تین اہم کتب تحریر کیں۔

۱۔حیات محمد ﷺ کی روشنی میں ۲۔مقام محمد ﷺ قرآن حکیم کی روشنی میں

۳۔اخلاق محمد ﷺ قرآن حکیم کی روشنی میں

جس سے ڈاکٹر صاحبؒ کا قرآن مجید سے رہنمائی کا اسلوب نمایاں ہوتا ہے۔

سفارشات

ڈاکٹر سیّد ابوالخیر کشفی ایک رجحان ساز سیرت نگار تھے جنہوں نے اردو سیرت نگاری کو نیا آہنگ عطا کیا ہے اور کئی جہات متعارف کروائی ہیں ان کو نمایاں کیا جائے۔

جن کتب کے مقدمات لکھے ہیں ان مقدمات کے مضامین کو بھی نمایاں کرنے کی ضرورت ہے۔

قرآنی اسلوب سیرت نگاری کے ساتھ ساتھ احادیث مبارکہ سے جو وہ استدلال کرتے ہیں اس کو بھی نمایاں کیا جائے کیونکہ وہ بھی سیرت نگاری کے اوّلین اسلوب میں شامل ہے۔